22339 ـ سود کو حلال قرار دینا

سوال

سود کو حلال قرار دینے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کتاب و سنت اور اجماعی قطعی کے ساتھ سود حرام ہے، لہذا جس نے بھی اسے حلال قرار دیا وہ کافر ہے.

کیونکہ قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ: جس نے بھی ایسی چیز کا انکار کیا جس پر علماء کرام نے واضح اجماع کیا ہو وہ شخص کافر ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

بلاشبہ ظاہر اور متواتر واجبات کے وجوب، اور ظاہر اور متواتر حرام کردہ اشیاء کی حرمت پر ایمان رکھنا ایمان کے اصول اور قواعد دین میں سب سے عظیم اصل ہے، اور اس کا منکر متفقہ طور پر کافر ہے. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (12 / 497).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جس نے بھی کسی ایسی چیز کی حلت کا اعتقاد رکھا جس کی حرمت پر اجماع ہو چکا ہو اور اس کا حکم مسلمانوں کے مابین ظاہر ہو اور اس کے بارہ میں وارد شدہ نصوص کے ساتھ شبہ زائل ہو چکا ہو جیسا کہ خنزیر کا گوشت اور زنا، اور اس طرح کی دوسری اشیاء جس میں کوئی اختلاف نہیں اس نے کفر کیا. اھـ

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (12 / 276).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

آج جبکہ دین اسلام پھیل چکا ہے اور مسلمانوں میں وجوب زکاۃ کا علم عام ہے حتی کہ اسے ہر خاص و عام جانتا

ہے، اور اس میں عالم اور جاہل شریك ہے، تو اس كے انكار میں كسی تاویل كرنے والے كی تاویل كے ساتھ معذور نہیں جانا جائے گا، اور اسی طرح امور دین جب كہ وہ عام اور پھیل چكے ہوں مثلا نماز پنجگانہ اور رمضان المبارك كے روزے، اور غسل جنابت، اور زنا اور شراب اور محرم عورتوں سے نكاح كی حرمت، جن پر امت كا اجماع ہو چكا ہو تو ان میں سے كسی ایك كا بھی انكار كرے اس كا بھی یہی حكم ہے.

لیكن اگر كوئی شخص نیا نیا اسلام قبول كرنے والا ہو اور اسے اسلامی حدود كا علم نہ ہو تو اگر ایسا شخص جہالت كی بنا پر ان میں سے كسی چیز كا انكار كرے تو وہ كافر نہیں ہو گا....

اور جس چیز پر خاص لوگوں كے علم كے ذریعہ معلوم اجماع ہو چكا ہو مثلا بیوی اور اس كی پھوپھی اور اس كی خالہ كو ایك نكاح میں جمع كرنا، اور قتل عمد كرنے والا قاتل وارث نہیں، اور دادی نانی كو چھٹا حصہ ملے گا، اور اس كے مشابہ دوسرے احكام، جو كوئی بھی ان كا انكار كرے وہ كافر نہیں بلكہ اس كا علم عام لوگوں میں نہ ہونے كی بنا پر اسے معذور جانا جائے گا. اھـ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

(سود كا حكم: بلاشبہ كتاب و سنت اور مسلمانوں كے اجماع كے مطابق سود حرام ہے.

اور اس كا مرتبتہ اور درجہ: یہ كبیرہ گناہوں میں سے ہے، كیونكہ اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور جو كوئی (اس كی طرف) دوبارہ پلٹے یہی جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

اور ایك دوسرے مقام پر فرمایا:

اگر وہ ایسا نہیں كرتے تو پھر اللہ تعالی اور اس كے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) كی جانب سے اعلان جنگ ہے

اور اس لیے بھی كہ: رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود كھانے اور كھلانےاور اس كے دونوں گواہوں اور اسے لكھنے والے پر لعنت فرمائی ہے.

لھذا یہ سب سے عظیم كبیرہ گناہ ہے.

اور اس كی حرمت پر سب كا اتفاق ہے، اور اسی لیے ان لوگوں میں سے جو مسلمان معاشرے اور ماحول میں بسنے والے ہیں جس نے بھی اس كا انكار كیا وہ مرتد ہے، كیونكہ یہ ظاہر اور بالاتفاق حرام كردہ اشیاء میں سے ہے.

لیكن جب ہم یہ كہیں كہ: كیا اس كا معنی یہ ہے كہ علماء كرام اس كی ہر صورت پر متفق ہیں ؟

تو اس کا جواب ہے کہ:

نہیں. بلکہ بعض صورتوں میں اختلاف واقع ہوا ہے، اور اسی طرح ہے جو ہم زکاۃ میں کہتے ہیں کہ: یہ بالاجماع واجب ہے، حالانکہ سب صورتوں میں اجماع نہیں، لہذا کام کرنے والے اونٹ اور گائے (جو کھیتی باڑی اور پانی لگانے میں استعمال ہوتے ہیں) میں اختلاف کیا ہے، اور زیور میں بھی اختلاف ہے، اور اس طرح کی دوسری اشیاء میں، لیکن مجموعی طور پر علماء کرام سود کی حرمت پر متفق ہیں بلکہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ ہے) اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع علی زاد المستقنع (8 / 38).

تو اس بنا پر یہ کہا جائے گا کہ:

جس نے بھی سود کی حرمت کا انکار کیا وہ کافر ہے، کیونکہ اس کی حرمت ایسے امور میں سے ہے جس پر نصوص دلالت کرتی ہیں ، اور علماء کرام اس کی حرمت پر واضح اجماع کر چکے ہیں اور مسلمانوں یہ اجماع عام ہے.

لیکن جب کوئی شخص سود کی صورتوں میں سے کسی ایک صورت کی حرمت کا انکار کرے جس صورت کی حرمت میں علماء کرام کے مابین اختلاف ہے، یا پھر اس کی صورت میں ظاہری اجماع نہیں، تو پھر وہ کافر نہیں ہو گا، بلکہ اس کی حالت کو دیکھا جائے گا ہو سکتا ہے وہ مجتھد ہو اور اپنے اجتھاد پر اسے اجر ملے، اور ہو سکتا ہے وہ معذور ہو، اور بعض اوقات وہ فاسق ہو سکتا ہے جبکہ وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے اسے حلال سمجھے.

اللہ اعلم، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

واللہ اعلم .